اس مجلس کے صدر سے میں نے بارہا کہا کہ اس کے نام سے "مسلم" کا لفظ نکال دیا جائے تو یہ زیادہ فعال اور متحرک ہو سکتی ہے اور جناب صدر نے ہر بار مجھ سے ذاتی طور پر اتفاق رائے بھی کیا لیکن ساتھ ہی معذرت بھی کی کہ ان کے ساتھی اس کے لیے آمادہ نہیں ہیں۔

ان تمام باتوں سے یہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں نے مولانا ابو الکلام آزاد نے انھیں جو مشورہ دیا تھا انھوں نے اس کی پروا نہیں کی اور اس کی روشنی میں اب تک اپنا کوئی ایسا سیاسی موقف متعین نہیں کر سکے ہیں جو ان کے لیے ضروری ہے، ہمارے نزدیک ان کی موجودہ شکایات کا ایک بڑا سبب یہی ہے۔

افسوس ہے پچھلے دنوں ہمارے نہایت فاضل دوست لفٹننٹ کرنل خواجہ عبد الرشید کا لاہور میں، اور مولانا محمد رفیع صاحب کا انتقال دیوبند میں ہوگیا، اوّل الذکر پر تو ایک مضمون برہان کی آئندہ اشاعت میں شائع ہوگا۔ مولانا محمد رفیع صاحب حضرت شیخ الہندؒ کے نواسے تھے، دار العلوم دیوبند کے فاضل اور پختہ استعداد کے عالم تھے ان کے والد ماجد مولانا محمد شفیع صاحب جو علم و عمل، تقویٰ و طہارت اور فقر و درویشی میں سلف صالحین کے نمونہ تھے۔ عرصۂ دراز تک مدرسہ عبد الرب دہلی کے صدر مدرس رہے، مولانا محمد رفیع بھی عمر بھر اس مدرسہ میں استاد رہے۔ والد ماجد کی وفات کے بعد مدرسہ کے ناظم بھی ہو گئے تھے۔ عملاً نہایت صالح، عابد و پرہیزگار، خوش پوشاک اور خوش اخلاق تھے، عمر ۸۷ برس کی ہوئی —

اللّٰھم اغفر لہ وارحمہ